

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 26 اکتوبر 1964

پی آر اے ایل ایم ایم انٹرنیشنل چیئر

بنام
کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

انکم ٹیکس - ملایا میں جائیداد کی خرید و فروخت - جاپانی کرنسی میں
خریداری اور ملائی کرنسی میں فروخت - منافع اور نقصان کی گنتی کا
طریقہ.

وہ ٹیکس دہندہ جس کا ہیڈ آفس ہندوستان میں تھا وہ وفاقی ملایا ریاستوں میں
بھی کاروبار کر رہا تھا۔ تخمینہ سال 1951-52 کے سلسلے میں، ٹیکس
دہندگان نے دعویٰ کیا کہ گھر کی جائیدادوں اور رپڑ کے باغات کی
فروخت کے نتیجے میں نقصان ہوا تھا۔ ان جائیدادوں کو ٹیکس دہندگان
نے جاپانی قبضے کے دوران ملایا میں جاپانی کرنسی میں خریدا تھا، لیکن دشمن
کا قبضہ ختم ہونے کے بعد ملائی کرنسی میں فروخت کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس

افسر نے فیڈریٹڈ ملایا ریاستوں کے مقروض اور قرض دہندہ (قبضے کی مدت) آرڈیننس، 1948 میں شامل شرحوں کے شیڈول کے مطابق خریداری کی قیمتوں میں کمی کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ٹیکس دہندگان کو کوئی نقصان اٹھانے کے بجائے منافع کمایا گیا۔ ٹیکس دہندگان کی اپیل پر اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور اپیلٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کی توثیق کی۔ ٹریبونل نے ہائی کورٹ کو مقدمہ بتانے سے بھی انکار کر دیا اور ہائی کورٹ نے ٹریبونل کو ایسا کرنے کی ہدایت دینے کی ٹیکس دہندگان کی درخواست مسترد کر دی۔ ٹیکس دہندگان نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔ حکم ہوا کہ: انکم ٹیکس افسر نے مالائی کرنسی میں جائیدادوں کی قیمت کا تعین کرنے کے مقصد سے آرڈیننس میں شامل شیڈول کو اپنانے کا جواز پیش کیا۔ [831 A-B]

جب کوئی جائیداد ایک کرنسی میں خریدی جاتی ہے اور دوسری کرنسی میں فروخت کی جاتی ہے تو، منافع یا نقصان کا تعین صرف اس وقت کیا جاسکتا ہے جب دونوں کرنسیوں کی تبدیلی کی شرح معلوم ہو۔ اس مشترکہ معیار کا تعین کرنے کے لئے افسر کے پاس صرف ایک ہی مواد دستیاب تھا جو آرڈیننس میں شیڈول تھا۔ اگرچہ اس آرڈیننس کا اطلاق لاگت کی قیمت میں کمی پر نہیں ہوتا ہے جس کا مقصد قبضے کی مدت کے دوران

مقروض کو قرض دہندگان کو کی جانے والی ادائیگیوں کو کم کرنا تھا۔ پھر بھی یہ ملایا میں مناسب اور ذمہ دار حکام کی طرف سے کی گئی محتاط تحقیقات کا نتیجہ تھا۔ یہاں تک کہ اگر اس نے پچھلے سالوں میں کوئی اور طریقہ اپنایا تھا تو اس نے اسے تشخیص کے سال کے لئے صحیح طریقہ استعمال کرنے سے نہیں روکا۔ 831 A; 830 G-831 C; 830

[B-C]

ایس ایل این سٹپا چیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس مدراس 641 I.T.R.35 (1959) کو منظوری دی گئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 131، سال 1963۔

مدراس ہائی کورٹ کے 31 جولائی 1961 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے ٹیکس مقدمہ پٹیشن نمبر 44، سال 1961 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے کے سری نواسن اور آر گوپال کرشنن۔

جواب دہندہ کے لئے اٹارنی جنرل سی کے دپتري، سالیسٹر جنرل
ایس وی گپتے، این ڈی کارخانس، آرائیج ڈھیبور اور آراین سچتھی
عدالت کا فیصلہ جسٹس سباراؤ نے سنایا۔

سباراؤ جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس ہائی کورٹ
کے ٹیکس مقدمہ پیشین نمبر 44، سال 1961 کے حکم کے خلاف ہے۔

درخواست گزار ایک ہندو غیر منقسم خاندان ہے جو ریاست مدراس کے
رام ناتھ پورم ضلع کے پیجنیری میں اپنے ہیڈ آفس کے ساتھ کاروبار کر رہا
ہے، اور وفاقی ملا یا ریاستوں کے پارٹی ٹنٹر میں بھی کاروبار کر رہا ہے۔ سال
1951-52 کے سلسلے میں درخواست گزار نے اپنی جانب سے جمع
کرائے گئے ریٹرن میں کل 2,13,079 روپے کی عالمی آمدنی ظاہر کی،
جس میں پارٹی ٹنٹر کے کاروبار سے منافع کے طور پر 21,350 ڈالر کی رقم
بھی شامل تھی۔ پارٹی ٹنٹر کے کاروبار سے حاصل ہونے والے مذکورہ
منافع کا تخمینہ لگاتے ہوئے درخواست گزار نے گھر کی جائیداد اور ربڑ کے
باغات کی فروخت پر مجموعی طور پر 68,405 ڈالر کا نقصان ہونے کا دعویٰ
کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	تاریخ خریداری	اصل قیمت	قیمت فروخت
------	---------------	----------	---------------

(ڈالر میں)

500		1. انی، انگیر اسا-14 سیلاماهاؤس کا 28۔
3920	4154	2. 28 انی، انگیر اسا- نمبر-2) سلماهاؤس۔
1425	2333	3. 23 ویں اوانی، انگیر اسا- نمبر. 23 سلماهاؤس۔
7000	25453	4. پانچویں اوانی، سجانو—(21-8-43) سرادن ہاؤس۔
5880	53686	5. 24 ویں اوانی، تھرانہ (15-9-44)—38 باغات،
1164	2668	6. آٹھواں پورا تاسائی تھارانہ (23-9-44)—35 گارڈن۔
19880	88294	کل

مندرجہ بالا اشیاء نمبر 1، 2 اور 3 کے بارے میں انکم ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کے دعوے کو قبول کیا، لیکن بقیہ تین اشیاء، یعنی آئٹم نمبر 4، 5 اور 6 کے بارے میں، اس نے کہا کہ چونکہ جائیداد کی مذکورہ خریداری اور اس پر خرچہ تمام ملایا پر جاپانی قبضے کے دوران اور قبضہ کرنسی میں کیا گیا تھا۔ اس کے اشاعت میں اس کی خریداری کی قیمتوں کو فیڈرل ملایا ریاستوں کی قانون ساز کو نسل کی طرف سے منظور کردہ مقروض اور قرض دہندہ (قبضے کی مدت) آرڈیننس، 1948 میں شامل شرحوں کے شیڈول کے مطابق کم کرنے کی ضرورت تھی اور اسی بنیاد پر جائیداد کی آخری 3 اشیاء کے سلسلے میں نفع اور نقصان پر انہوں نے مندرجہ ذیل کام کیا تھا:

نمبر شمار	بیج	زر ثمن قبضہ و کرنسی	قیمت خریداری میں کمی	رقم فروخت	نفع	نقصان
		\$	\$	\$	\$	\$
1.	سرادن ہاؤس	25453	9000	7000	---	2000
2.	38 باغ	53686	3830	5880	2050	---
3.	35 باغ	2668	190	1164	974	---

اس کے نتیجے میں انکم ٹیکس افسر نے مذکورہ باغات کی فروخت کے سلسلے میں 382 ڈالر کے منافع کا تخمینہ لگایا جبکہ درخواست گزار نے 68,405 ڈالر کے نقصان کا دعویٰ کیا تھا۔ اپیل پر اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کی تصدیق کی۔ مزید اپیل پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے وہی موقف اختیار کیا جو انکم ٹیکس افسر نے اختیار کیا تھا۔ درخواست گزار نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت ٹریبونل میں درخواست دی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ وہ ایک مقدمہ بیان کرے اور اس کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے مندرجہ ذیل سوال کو ہائی کورٹ کے فیصلے کے حوالے کرے:

"چاہے حقائق کی بنیاد پر اور مقدمہ کے حالات میں 67,764 ڈالر کے نقصان کی تردید کی جائے جیسا کہ دعویٰ کیا گیا ہے اور 382 ڈالر پر منافع کی گنتی قانون میں درست ہے۔"

اپیلٹ ٹریبونل نے درخواست مسترد کر دی۔ اس کے بعد درخواست گزار نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (2) کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا اور استدعا کی کہ ایک حکم صادر کیا جائے اور ہاپیلٹ ٹریبونل کو ہدایت دی کہ وہ ایک مقدمہ بیان کرے اور اس کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوال کا حوالہ دے۔ ہائی کورٹ نے ایس ایل این سٹپاچیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس مدراس (1) کے فیصلے کے بعد درخواست خارج کر دی۔ لہذا اپیل۔

درخواست گزار کے وکیل جناب سری نواسن نے ہمارے سامنے دو نکات اٹھائے، یعنی (1) ملایا کے مقروض اور قرض دہندہ (قبضے کی مدت) آرڈیننس، 1948 کے شیڈول میں دی گئی تبدیلی کی جدول، جسے بعد میں آرڈیننس کہا جاتا ہے، کا مقصد کسی بھی مقصد کے لئے تبدیلی کی شرح فراہم کرنا نہیں تھا، جس کے حصول کے لئے آرڈیننس واضح طور پر بیان کیا گیا تھا، یعنی مقروض اور قرض دہندگان کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین اور مذکورہ شیڈول میں دی گئی تبدیلی کی شرحوں کو اختیار کرنا غیر

ضروری تھا تا کہ زیر بحث جائیدادوں کی قیمت کو کم کیا جاسکے۔ (2)
 درخواست گزار نے جاپانی قبضے کی مدت سمیت تمام سالوں کے لئے
 باقاعدگی سے حساب کتاب رکھا۔ ان تمام سالوں میں کاروباری بیلنس
 شیٹ کے مقصد کے لئے 3 جائیدادوں کے حصول کی اصل لاگت کو اپنایا
 گیا تھا۔ محکمہ کی جانب سے گزشتہ سالوں میں کسی بھی وقت مذکورہ اثاثوں
 کی قیمتوں میں کمی کر کے ان کی دوبارہ قدر میں کمی کی اجازت نہیں دی گئی
 تھی۔ اور، لہذا، حساب کے سال میں روانگی کا کوئی جواز نہیں تھا۔

انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ اگر جائیدادیں ڈالر میں خریدی گئیں اور
 ڈالر میں فروخت کی گئیں تو افراط زر یا کرنسی کی کمی کی حقیقت منافع کا
 تعین کرنے میں غیر متعلقہ ہوگی۔ کسی ملک کی کرنسی کے معاملے میں ایسا
 ہو سکتا ہے، لیکن جب کسی جائیداد کو مختلف کرنسیوں میں خریدا اور
 فروخت کیا جاتا ہے، جیسے کہ موجودہ معاملے میں جاپانی اور ملایا کرنسی، تو
 نفع یا نقصان کا پتہ لگانا ممکن نہیں ہے جب تک کہ تبادلے یا تبادلے کی
 شرح کا تعین نہ کیا جائے۔ جب ایک جائیداد ایک کرنسی میں خریدی جاتی
 ہے اور دوسری کرنسی میں فروخت کی جاتی ہے تو، منافع یا نقصان کا پتہ
 مقدمہ لگایا جاسکتا ہے جب تک کہ دونوں کرنسیوں کی تبدیلی کی
 شرح معلوم نہ ہو؟ ایک مشترکہ معیار ہونا چاہئے۔ موجودہ معاملے میں دو

کرنسیاں بنیادی طور پر مختلف ہیں اگرچہ وہ ایک ہی یا مختلف ادوار کے دوران ایک ہی ملک میں موجود تھیں۔ قبضے کے دور میں دو کرنسیوں کی غیر معمولی صورتحال یا دشمن کے قبضے کے دور میں جاپانی کرنسی میں ایک جائیداد خریدی جانے اور دشمن کے قبضے کو خالی کرنے کے بعد ملائی کرنسی میں فروخت کرنے کی صورتحال کو کسی قوم کی کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی ہے۔ جب تک جاپانی کرنسی میں ظاہر کردہ لاگت کی قیمت کا حساب ملایا کرنسی کے لحاظ سے نہیں کیا جاتا ہے، تب تک ٹیکس دہندگان کو حاصل ہونے والے حقیقی منافع تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے بالکل یہی کیا اور ہمارے خیال میں یہی واحد صحیح بنیاد ہے۔

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ انکم ٹیکس افسر نے موجودہ مقدمہ میں منافع کا تعین کرنے کے لیے مذکورہ آرڈیننس کا اطلاق کیا۔ اس اسکیم اور آرڈیننس کی تفصیلات پر ہم پہلے ہی دیوانی اپیل نمبر 55، سال 1962 وغیرہ میں غور کر چکے ہیں۔ یہ آرڈیننس اس مقصد کے لیے نافذ کیا گیا تھا کہ قبضے کی مدت کے دوران مقروض کی جانب سے قرض دہندگان کو کی جانے والی ادائیگیوں کو کم کیا جائے۔ آرڈیننس میں ایک شیڈول شامل کیا گیا تھا جس میں گرتی ہوئی جاپانی کرنسی کو ملایا کرنسی میں تبدیل کرنے کا

خاکہ فراہم کیا گیا تھا۔ اس آرڈیننس کا براہ راست اطلاق جاپانی کرنسی میں خریدی جانے والی جائیدادوں کی قیمت میں کمی پر نہیں ہوگا۔ لیکن حقیقی منافع کا پتہ لگانے کے لئے، جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، مناسب تبدیلی کی شرح کو اپنانا ضروری ہے۔ انکم ٹیکس افسر کے پاس صرف ایک ہی مواد موجود تھا جو آرڈیننس میں شامل شیڈول تھا۔ اگرچہ اس شیڈول کو ایک مختلف مقصد کے لئے نافذ کردہ آرڈیننس میں شامل کیا گیا تھا، لیکن یہ ملایا میں مناسب اور ذمہ دار حکام کی طرف سے کی گئی محتاط تحقیقات کا نتیجہ تھا۔ لہذا انکم ٹیکس افسر نے جاپانی کرنسی میں خریدی گئی اور ملائی کرنسی میں فروخت ہونے والی جائیدادوں کی قیمت کا تعین کرنے کے مقصد سے اس شیڈول کو اپنانے کا جواز پیش کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ انکم ٹیکس افسر نے پچھلے برسوں میں کوئی اور طریقہ اپنایا تھا۔ انکم ٹیکس افسر کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کے بارے میں کوئی مواد ہمارے سامنے نہیں رکھا گیا ہے۔ اسے تخمینہ سال کے لئے صحیح طریقہ کار کا پتہ لگانے سے نہیں روکتا ہے جس سے ہمیں تشویش ہے۔

ہمارے سامنے جو سوالات اٹھائے گئے وہ مدراس ہائی کورٹ کے ایس ایل این ستیاچیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس کے فیصلے کا موضوع تھے۔ یہاں کی طرح، قرض دینے کا کاروبار کرنے والے اور ہندوستان

میں اس کا ہیڈ آفس اور وفاقی ملایا ریاستوں میں ایک شاخ رکھنے والے ٹیکس دہندگان نے کچھ جائیدادیں اس وقت خریدیں جب ملایا دشمن کے قبضے میں تھا اور دشمن کے قبضے کو خالی کرنے کے بعد انہیں ملائی کرنسی میں فروخت کر دیا۔ سال 1952-53 کے لئے ٹیکس دہندگان کی تشخیص کے مقصد سے فروخت کے نتیجے میں ہونے والے منافع کا پتہ لگانے کے لئے محکمہ نے آرڈیننس میں شامل شیڈول کے مطابق ملائی کرنسی میں جائیدادوں کی قیمت کی قدر کی۔ ٹیکس دہندگان نے دلیل دی کہ جائیدادوں کی لاگت کی قیمت سرکاری اسکیم کے مقصد کے لئے محکمہ کے ذریعہ منظور شدہ اعداد و شمار پر لی جانی چاہئے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ حقیقی منافع کا پتہ لگانے کے لئے محکمہ آرڈیننس میں شامل شیڈول کے مطابق ملائی کرنسی میں جائیدادوں کی قیمت کا حساب لگانے میں صحیح تھا۔ اس نتیجے کی وجہ صفحہ نمبر 649 پر بیان کی گئی ہے۔

"خریداری کے لئے جاپانی کرنسی میں ادائیگی کی گئی تھی۔ فروخت کی قیمت ملائی کرنسی میں وصول کی گئی تھی۔ خریداری کی تاریخ پر دونوں کے درمیان کوئی مساوات نہیں تھی۔ یقینی طور پر، جاپانی کرنسی فروخت کی تاریخ پر استعمال میں نہیں تھی۔ منافع یا نقصانات کی گنتی تک پہنچنے کے لئے

جہاں جائیداد ایک کرنسی میں خریدی گئی تھی اور دوسری کرنسی میں فروخت کی گئی تھی، یہ واضح ہونا چاہئے کہ ایک مشترکہ معیار ہونا چاہئے۔ اس معاملے کے حالات میں خریداری کی قیمت کا حساب ملایا کرنسی کے لحاظ سے کرنا پڑا جس میں جائیداد فروخت کی گئی تھی۔"

ہائی کورٹ کے ذریعہ اپنایا گیا اصول ناقابل استثناء معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہمارے نقطہ نظر سے مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری دلیل کہ آرڈیننس کا شیڈول صرف قرضوں میں کمی تک محدود ہونا چاہیے، فاضل جج صاحبان نے صفحہ 650 پر نشانہ ہی کی:

انہوں نے کہا کہ منتخب شدہ کمیٹی کی رپورٹ جو ملائی آرڈیننس کے معاملے سے پہلے تھی اسے بھی ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کمیٹی نے قبضے کے دور کے ہر مرحلے میں ملائی کرنسی کے حوالے سے جاپانی کرنسی کی قدر کا پتہ لگانے کی حقیقی کوشش کی۔ اس کے علاوہ، ہمیں یہ بتانا ہوگا کہ کسی بھی مرحلے پر ٹیکس دہندگان کی طرف سے تبدیلی کی کوئی اور بنیاد تجویز نہیں کی گئی تھی۔ ہم یہ ماننے سے قاصر ہیں

کہ محکمہ اور ٹریبونل نے ملائی آرڈیننس کے شیڈول میں پیش کردہ پیمانہ تبدیلی کو اپنانے میں غلطی کی تھی۔

ہم بھی اس نظریے سے متفق ہیں۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔